روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ | بدھ - ۲۸ صفر ۱۴۱۴ھ، ۱۸ - ظہور ۱۳۷۲ ہش، ۱۸ - اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۸۴

بغیر اخلاص کوئی عمل مقبول نہیں

سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی حمد کا مضمون ہی اتنا وسیع ہے کہ اس پر غور کرتے چلے جائیں کبھی اکتاہٹ نہیں ہوتی

ہر شخص اپنے علم کے مطابق خدا کا عرفان حاصل کر کے نمازیں لذّت حاصل کر سکتا ہے

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خُطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۹۰ء کا خلاصہ جس کی ریکارڈنگ دنیا بھر میں مواصلاتی رابطے پر ۲۵ جون ۱۹۹۳ء کو ٹیلی کاسٹ کی گئی

(اس خطبے کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمّہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: ۲۵۔ جون۔ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز چونکہ آج لندن میں تشریف فرما نہیں تھے لہٰذا بیت الفضل لندن سے مواصلاتی سیّارے کے ذریعے حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ایک پرانے خطبہ کی ریکارڈنگ ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ یہ خطبہ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے ۳۰۔ نومبر ۱۹۹۰ء کو بیت الفضل لندن میں ارشاد فرمایا تھا اور یہ الفضل ۱۰۔ جنوری ۱۹۹۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ میں نمازوں اور عبادات میں لذت حاصل کرنے کے طریقے بیان فرمائے تھے حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ نمازوں میں روزانہ سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ جس طرح ایک ہی غذا بار بار کھا کر انسان بور ہو جاتا ہے اسی طرح ایک ہی سورۃ بار بار روزانہ پڑھ کر بوریت پیدا ہو جاتی ہے۔

حضور ایدہُ اللہ نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ میں سارے سوالوں کا جواب موجود ہے۔ اس میں جب ہم کہتے ہیں کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے تو اسی لفظ میں سارا مضمون آجاتا ہے۔ اس لفظ پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سب تعریف اور مکمل تعریف خدا کے لئے ہوتی ہے۔ ایسا شخص جس کو نماز میں مزا نہیں آتا اس کی لذت یابی کی راہیں ہی جُدا ہوتی ہیں۔ لذت وہیں سے آسکتی ہے جہاں لذت کا قبلہ ہو۔ اگر قبلہ اور طرف ہو اور لذّت کی طلب اور طرف سے کی جائے تو لذّت حاصل نہیں ہو سکتی۔

پس پہلے اپنی ذات کا تجزیہ کریں کہ کون سی چیز مجھے اچھی لگتی ہے۔ آپ غور کریں جو بھی چیز آپ کو حسین لگتی ہے اس کا حسن دائمی نہیں۔ سیر ہونے کے بعد کوئی لذیذ ترین کھانا بھی اچھا نہیں لگتا۔ لیکن وہ ذات جس نے ان چیزوں میں حمد رکھی ہے اور ہمیشہ رکھتا ہے۔ اس کی حمد تو دائمی ہے۔ پس اس کی حمد ہی اصل حمد ہے۔ پھر فرمایا یہ تمام حمد اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ یہاں پر حمد کا ربوبیت سے گہرا تعلق قائم ہوتا ہے۔ مثلاً میں نے کھانے کی مثال رکھی ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب کھانا فضلے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس میں کون سی حمد کا پہلو رہ جاتا ہے۔ فی الحقیقت وہ بدبودار چیز خدا کی ایک اور مخلوقات کے لئے کھانا ہے۔ اس سے خوبصورت حسین خوشبودار پھول پیدا ہوتے اور رزق پیدا ہوتا ہے۔ اب دیکھیں تو کائنات میں کوئی ایک بھی چیز ایسی نہیں جو دوسرے کے لئے ربوبیت نہ رکھتی ہو۔ کائنات کا ایک ذرّہ بھی ضائع نہیں جاتا۔ ایک کا زہر دوسرے کا تریاق ہوتا ہے۔ جس طرف نظر ڈالیں حمد کا مضمون چلتا دکھائی دیتا ہے۔ پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ (-) بار

مسلسل صہ ۲ پر

سبز رنگ کا کوٹ

روزنامہ الفضل ۵۔ اگست ۱۹۹۳ء میں صہ ۲ کالم نمبر ۴، پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عالمی بیعت کے موقعہ پر سبز رنگ کا کوٹ پہننے کا ذکر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس خطاب کے دوران فرمایا تھا کہ یہ کوٹ جو میں نے آج پہنا ہوا ہے۔ یہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کوٹ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا رنگ سبز ہے۔ لیکن وقت گذرنے کے ساتھ یہ رنگ مدہم ہو گیا ہے۔

ضروری اعلان

ایسے لوگ جنہوں نے ربوہ کی ملحقہ کالونیوں میں پلاٹ خریدے ہوئے ہیں وہ فوری طور پر ان کی نگرانی کا انتظام کریں۔ بہتر ہوگا کہ قبضہ کی شکل پیدا کریں۔ نیز یہ دوست اپنی اپنی رجسٹریوں کی نقول امور عامہ کو مہیّا کر کے اپنے موجودہ مکمّل ایڈریس سے بھی امور عامہ کو مطلع کریں تاکہ قبضہ پیدا ہونے کی صورت میں ابتدائی کارروائی بر وقت ہو سکے۔

(صدر عمومی)

درخواست دعا

مکرم حبیب اللہ صاحب باجوہ مربی سلسلہ کے والد محترم چوہدری محمد حنیف باجوہ صاحب کو ۱۳، اگست کو فالج کا دوسرا شدید حملہ ہوا۔ جس کے نتیجہ میں بائیں ٹانگ اور بازو کے علاوہ زبان بھی متاثر ہوئی ہے۔ آپکی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

بار بار پڑھنے سے بوریت پیدا ہو سکتی ہے۔ ہم تو ساری عمر (۔) ہی غور کرتے رہیں تو اس کی لذتوں سے باہر نہیں آ سکتے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پھر رحمان رحیم اور مالک یوم الدین کی صفات ہیں۔ ان کے ساتھ حمد کو باندھیں۔ پھر دیکھیں کیسے کیسے حسین نقشے دوبارہ ابھرتے ہیں۔ وہ نماز لذت سے کیسے خالی ہو سکتی ہے۔ جس میں سورۃ فاتحہ پڑھی جا رہی ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک نہایت اعلیٰ نکتہ یہ بیان فرمایا کہ اگر حمد ساری کی ساری خدا کے لئے نہ ہو تو اس کی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اور اگر عبادت صرف اور صرف خدا کے لئے ہو تو حمد کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔

اس کو سوچ کر جب ہم خدا کی عبادت کرتے ہیں تو لامحالہ اسی سے مانگیں گے اور کسی سے مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس اگر کسی کی عبادتیں حمد سے خالی ہوں۔ اس کی حمد غیروں کے لئے ہو تو اس کی حمد سکڑ کر چھوٹی سی رہ جائے گی۔ اور اسی نسبت سے ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، میں بھی کمی آ جائے گی۔ چنانچہ جس کی عبادت مختصر ہوگی۔ اس کی استعانت کا جواب بھی اتنا ہی مختصر ہوگا۔ یہی نکتہ ہے کہ بعض دعائیں قبول کیوں ہوتی ہیں۔ اور بعض کیوں قبول نہیں ہوتیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ روتے روتے سجدہ گاہ تر کر دیا مگر ہماری مطلوبہ چیز نہ ملی۔ اس کا جواب یہی ہے کہ تم نے مطلوب تو کسی اور چیز کو بنا لیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عبادات بھی سائنس ہیں جو دعائیں قبول ہونے کا حق رکھتی ہیں وہ اگر آنسو نہ بھی بنی ہوں تو بعض اوقات پہلے ہی قبول ہو جاتی ہیں۔ اس لئے غور کریں اور بار بار غور کریں کہ کیا آپ کی عبادت حمد سے لبریز ہے۔ اگر روزمرّہ کی زندگی پر غور کریں تو ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں کا مضمون ہی قدم روک لے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سوچ سمجھ کر ان ساری باتوں کا اطلاق سورۃ فاتحہ پر کریں اور غور کریں تو انسانی زندگی کا ہر پہلو عبادت بن سکتا ہے۔ چاہے آپ نماز نہ بھی پڑھ رہے ہوں۔ انسان اپنے گرد و پیش کا جو ردِّ عمل دکھاتا ہے وہ عبادت کے قریب بھی کر سکتا ہے اور دور بھی کر سکتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ اے خدا ہم تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے تو یہ اقرار دراصل تعلق باللہ کی جان ہے۔ اسے جتنا وسیع کرتے چلے جائیں گے اس سے استفادہ کرتے چلے جائیں گے۔ اس حقیقت کو سمجھ کر جب مانگنے والا کسی انسان سے کچھ مانگتا ہے تو اس کی طلب میں ایک بے نیازی ہوتی ہے کہ اصل دینے والا تو خدا ہے۔ اگر یہ دے تو دے ورنہ خدا تعالیٰ کوئی اور سامان کر دے گا۔ ایسا انسان جھک کر یا گر کر نہیں مانگتا۔ یہ عرفان جتنا بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اتنی نماز میں لذت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ ہر انسان اپنے علم اور سمجھ کے مطابق خدا کے عرفان سے حصہ پا سکتا ہے اور اپنی نمازوں اور عبادات کو پُر لذت بنا سکتا ہے۔ تاہم اس کے لئے محنت کرنی پڑے گی اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی خوشخبری دے دی ہے کہ اس محنت کو اللہ ضائع نہیں کرے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پس ضروری ہے کہ عبادات کے مرکز کی طرف لوٹیں۔ اپنی محنتوں کو جاری رکھیں اور خدا سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محنتوں کی بھی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ نماز آپ کے لئے لذت کا ذریعہ بن جائے۔ بوریت اور اکتاہٹ کا باعث نہ رہے۔

خدمتِ خلق

ہمدردی

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:

"میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۹ صہ ۲۴)

سوچ کی گہرائی تو میری خرد کا ہے کمال
اور عمل میرے جنونِ بے محابا کا مآل

جب کبھی میں ناشنیدہ راستوں پر چل پڑا
ہر قدم پر زندگی کرتی رہی مبہم سوال

جاؤ اس گمبھیر تاریکی میں گم ہو جاؤ تم
یہ افق ہے جس کے دامن میں ہے قندیلِ جمال

یہ شعور و لاشعور اپنے تصادم میں رہیں
منعکس ہے دل کے آئینہ میں میرا ہر خیال

تشنگی میں ہاتھ اٹھاتا ہوں گھٹاؤں کی طرف
اور سرابوں سے کئے جاتا ہوں اظہارِ ملال

دینے والا گر نہ چاہے آمد و شد سانس کی
کون ٹپکاتا ہے یوں حلقوم میں آبِ زلال

میں نے اُن تاریک گلیوں میں پکارا ہے تمہیں
جن میں کہتے ہیں کہ ملنے کا نہیں ہے احتمال

اپنے زخموں سے سراپا درد بن جاتا ہوں میں
تم دوا ہو تم سے ہو جائیگا ان کا اندمال

ہونٹ سی کر ان سے ملنے کا مزہ کچھ اور ہے
جرأتِ اظہار اکثر بن گئی وجہِ وبال

وہ جو میدانوں میں ہمت ہار دیتے ہیں نسیم
ہمقدم ہوتا ہے انکی راہ میں انکا زوال

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہرؓ

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی سے لکھتے ہیں:

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر بھی چل بسے۔ شیخ صاحب کا نام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تجویز فرمایا تھا۔ اور لمبی عمر کی دعا دی تھی۔ موصوف نے تقریباً ۱۰۰ سال عمر پائی۔ اسی طرح یہ دعا ان کے حق میں بڑی شان سے پوری ہوئی۔ شیخ صاحب نے بڑی فعال زندگی گذاری۔ ابتدا سے ہی جماعت کے معاملات میں گہری دلچسپی لیتے تھے۔ بڑے اچھے قانون دان تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ہدایت پر کشمیر میں رہ کر مظلوموں کی قانونی مدد کرتے رہے اور سالہا سال عدالتوں میں ان کی وکالت کا حق ادا کیا۔

تقسیم ہند کے بعد آبائی شہر کو جب چھوڑا تو لائلپور میں آکر رہائش اختیار کی۔ اب یہ شہر فیصل آباد کہلاتا ہے۔ اس وقت سے لیکر تادم واپسیں جماعت کے امیر رہے اور بڑے مشکل حالات میں کامیابی سے جماعت کی قیادت کی اور اپنی ذمہ داریوں کو بڑی خوبی سے نباہا۔ وقف جدید کے صدر بھی رہے اور صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی۔

اگرچہ ان سے تعارف تو پہلے ہی تھا مگر قریب سے دیکھنے کا موقع نگران بورڈ کے ایام میں ہوا۔ ہم دونوں نگران بورڈ کے ممبر تھے اس کی میٹنگوں کی وجہ سے اکثر ملاقاتیں رہتی تھیں۔ اسطرح قرب بڑھتا رہا آہستہ آہستہ یہ تعلق دوستی میں بدلا اور بڑی محبت کا اظہار فرماتے رہے اور اپنے خطوط میں "تم میرے یک رنگ دوست ہو" خطاب فرماتے۔

بہت بڑے قانون دان تھے وکالت میں بڑے کامیاب تھے اور نیک نام رکھتے تھے علمی مقام بہت بلند تھا۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور اردو پر یکساں عبور تھا۔ بہت سی کتب کے مصنف تھے۔ عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کرنے کے بارے میں انکی تصانیف بہت قابل قدر ہیں اور علمی طبقہ میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ حافظہ بہت اچھا تھا۔ ہزاروں اشعار ازبر تھے۔ بڑے خوش مذاق تھے۔ دل کھول کر ہنستے تھے۔ طبیعت میں مزاح تھا اس لئے مجلس کو گرمائے رکھتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے آپ کو ان کی نیکیوں کا بہترین اجر عطا فرمائے ان کی روح کو تسکین بخشے۔ جنت میں اعلیٰ ترین مقام سے نوازے۔ ان کے تمام بچے ان کی خوبیوں سے وافر حصہ پائیں اور اپنے گرامی قدر باپ کا نام روشن کرنے والے ہوں۔

جماعت کی علمی قد آور ہستیاں رخصت ہو رہی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خلا کو پُر فرماتا رہے۔

میرا جن سے قلبی تعلق تھا ان میں بیشتر اپنے مولا کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ارواح کو تسکین بخشے۔ ان سے احسان کا سلوک فرمائے وہ ان سے راضی ہو یہ اس سے راضی رہیں۔ میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرمائے۔

محترم سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب گوجرہ سے لکھتے ہیں:

کوئی سال ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے کہ جماعت میں انکی علالت کی خبر سنی جانے لگیں۔ خیال آیا کہ پیرانہ سالی میں اکثر کوئی نہ کوئی عارضہ انسان کو لگا ہی رہتا ہے اور اللہ نے چاہا تو جلد صحت یابی کی خبر مل جائے گی لیکن حضرت امیر صاحب متواتر بیمار رہنے لگے اور معتقدین کی تشویش بڑھتی گئی۔ احباب عیادت کے لئے جاتے اور یوں ان کی صحت یا علالت کی خبر پہنچتی رہی۔ آخر کار مجھ سے بھی نہ رہا گیا اور میں ایک دن فیصل آباد اپنے ایک عزیز بیٹے ڈاکٹر محمود احمد صاحب کے ہاں مدینہ ٹاؤن ٹھہرا تاکہ کسی عزیز کو ساتھ لے کر حضرت امیر صاحب کے ہاں عیادت کے لئے جاؤں۔ وہاں پہنچنے کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت امیر صاحب کی طبیعت زیادہ خراب رہتی ہے اب پہلے سے کچھ افاقہ تو ہے۔ مگر ان کی ملاقات کے لئے پہلے ان سے وقت لیا جاتا ہے پھر ملاقات ہو سکتی ہے۔ یہ عاجز خود بھی چونکہ ضعیف العمری میں تھا۔ زیادہ انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے عزیز بیٹے سے کہا کہ مجھے حضرت کے دولت خانہ تک لے چلو وہیں سے حالات کے مطابق وقت کا فیصلہ کر لیا جائے گا چنانچہ ہم دونوں اسی امید و بیم کی حالت میں مدینہ ٹاؤن سے کوئی نو بجے صبح گلی وکیلاں میں پہنچے اور حضرت کے مکان کے سامنے جا کھڑے ہوئے ہم دل میں یہی دعا کرتے آئے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سے ملاقات کا کوئی نہ کوئی سبب پیدا فرما دے ہم دروازے پر تھوڑی دیر کے لئے ٹھٹھک گئے آخر میں نے کہا کہ بیٹا گھنٹی دے دو۔ کوئی پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہمارے سامنے خود حضرت امیر صاحب کھڑے تھے۔ میری طرف دیکھتے ہوئے سلام کہا اور فرمایا کہ اندر آجائیے۔ ہم سے بغل گیر ہو کر ملے۔ ہم ان کے پیچھے پیچھے کمرے کے اندر داخل ہوئے اس کمرے میں چند کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ ہم نے سمجھا کہ یہی ڈرائنگ روم ہے۔ مگر آپ اس کمرے سے آگے نکل گئے۔ ہم ذرا رُکے تو فرمایا "اندر آجائیں"۔ ایک بغلی دروازے سے گزر کر ہم انکے ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے یہاں آپ کا بیڈ تھا۔ ایک میز اور چند کرسیاں وغیرہ بچھی تھیں آپ نے خاکسار کو تو پکڑ کر بیڈ پر بٹھا دیا اور خود سامنے صوفہ پر بیٹھ گئے عزیزم محمود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور باتیں شروع ہو گئیں۔ خاکسار نے ان کی علالت طبع پر اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور ان سے مل کر جو مسرت حاصل ہوئی اس کا اظہار کیا ان کی بہتر صحت کے لئے دعا کی آپ نے بھی بہت سی باتیں کیں۔ خاکسار کی صحت کا پوچھا آخر خاکسار نے اپنے دل کی خواہش کا ذکر کیا کہ آپ مجھے اپنے ہاتھ سے تحریر شدہ کوئی تبرک عنایت فرمائیں۔

اس پر کچھ دیر توقف کرنے کے بعد فرمایا کہ میں آپ کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس گرامی نامہ کی نقل دوں گا جو حضور نے میرے ابا جان کو میرے متعلق لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ عنقریب آپکو ایک بیٹا عطا فرمائے گا جو بہت قابل اور ذہین ہوگا اور حضور کا یہ ارشاد میری پیدائش پر پورا ہوا۔ یہ سن کر میں تو خوشی کے مارے اچھل پڑا اور اللہ آپ کو جزا دے۔ کہتے ہوئے عرض کی کہ اس سے زیادہ نایاب اور کیا تبرک یا تحفہ ہو سکتا ہے۔ ادھر محمود یہ دیکھ کر بہت حیران اور خوش ہو رہا تھا کہ ہم تو وقت لینے کے لئے آئے تھے اور یہاں تو شفقت و عقیدت والا معاملہ نظر آتا ہے۔ اسی عرصہ میں آپ صوفے سے اٹھ کر اندر تشریف لے گئے ہم نے سوچا کہ آپ مبارک نامہ لانے کے لئے اٹھے ہیں۔ اس لئے ہم اسی انتظار میں بیٹھے رہے کوئی دس منٹ بعد دیکھا تو حضرت چائے کی ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئے اور اپنی کرسی پر تشریف فرما ہو گئے ہم حیران رہ گئے کہ ایک مریض اور معمر شخص کو کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ اپنے ایک ناچیز خادم کے لئے یہ تکلف کرتے، چہ نسبت خاک را با عالم پاک جبکہ ان کے ہاں کوئی آدمی یا ملازم بھی نہیں تھا۔ یہی سوچتے ہوئے ارشاد گرامی کی تعمیل کرتے ہوئے۔ ہم دونوں نے ایک ایک پیالی اٹھائی اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ حضرت بھی چائے نوش فرمانے لگے اور اپنی کتاب "ام الالسنہ" کے متعلق ذکر فرمانے لگے۔ معاً خاکسار کے دل میں عقیدت مندی کی ایک لہر سی اٹھی اور میں اپنی پیالی لے کر حضرت کی طرف بڑھا "حضرت اس پیالی سے دو گھونٹ چائے نوش فرما کر اس عاجز کو تبرک سے نوازیئے" یہ سنتے ہی آپ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور میری پیالی تھام کر اس میں سے دو گھونٹ چائے پی کر مجھے واپس کر دی اور میرا دل ایک روحانی مسرت سے بھر گیا۔ چائے کے بعد اجازت چاہی اور ایک بار پھر آپ کو اس مبارک نامہ کی نقل کی یاد دہانی کرا دی۔ آپ نے جواب میں فرمایا "ہاں ہاں اللہ نے چاہا تو مجھے یاد ہے"۔ آخری مصافحہ ہوا آپ پھر دروازے تک ہمارے ساتھ تشریف لائے اور خدا حافظ کہہ کر دروازہ بند کر لیا۔

یہ تھی اس عاجز کی حضرت شیخ صاحب سے آخری ملاقات۔ اس لئے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد حضرت کی صحت دن بدن گرتی گئی ان سے ملاقاتیں بند ہوگئیں اور آخر یہ علم و معرفت کی روشن شمع بیماری کے تیز جھونکوں کی تاب نہ لاسکی اور بجھ گئی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت امیر صاحب کی علالت کے دوران بھی خاکسار نے ایک دو خطوط آپکی خدمت میں عیادت کے لئے لکھے ان کی صحت کے لئے دعا کی اور اشارۃً اس وعدہ کی یاددہانی بھی کروائی جو آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبارک نامہ کی فوٹو کاپی دینے کا فرمایا تھا مگر ہمیں کیا معلوم کہ حضرت امیر صاحب آجکل اپنی علالت کے تشویشناک دور سے گزر رہے ہیں اور پھر اچانک یہ المناک خبر ملی کہ آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے ہیں ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اب وہ محبت بھرے وعدے کون پورے کرے گا۔

مکرم شیخ لئیق احمد صاحب فیصل آباد سے تحریر کرتے ہیں۔

۱۹۷۳ء کے سیلاب کے دنوں میں پہلی مرتبہ مجھے جماعت احمدیہ فیصل آباد کے احباب کے ساتھ مل کر سیلاب زدگان کی خدمت کی توفیق ملی۔ ان دنوں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر صاحب کی اس محبت کا اندازہ ہوا جو ان کو احباب جماعت سے تھی۔ ایک دن ارشاد ہوا کہ مجھے "کریم نگر" لے چلو۔ تمام دوست کتنے دنوں سے سیلاب میں گھرے ہیں۔ چنانچہ میں ان کو جہاں تک کار جاسکتی تھی کار میں لے گیا۔ تقریباً ۲ فرلانگ تک پانی میں سے گزر کر پیدل جانا پڑا۔ محض احباب کی خبرگیری کے شوق میں انتہائی مشکل کچی پکی نامکمل گلیوں میں سے گذر کر جبکہ پانی آپکی کمر تک بھی پہنچتا رہا۔ آپ اپنے خدام کی خبرگیری کو پہنچے۔ اس وقت آپکی عمر ۷۷ سال کے قریب تھی۔ اور جس جگہ ممکن ہوا احمدیوں کی خبرگیری کے لئے گئے۔

۱۹۷۴ء میں خاکسار کی دوکان جل چکی تھی۔ آپ قومی اسمبلی کے اجلاس سے فارغ ہوکر (جہاں آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اور دیگر بزرگانِ جماعت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی نمائندگی فرمائی تھی) واپس آئے تو بیمار پڑ گئے۔ حالت یہ تھی کہ خدام بعض اوقات مایوس ہوجاتے۔ میری بڑی خواہش تھی کہ آپ سے درخواست کروں کہ دکان پر تشریف لاکر خدا کے حضور میرے لئے دعا کریں۔ شوشل بائیکاٹ شدت پکڑ چکا تھا۔ اور قرض خواہ تنگ کرنے لگے تھے۔ آپکی صحت کی حالت کے پیش نظر اس درخواست کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ پس خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہی کرتا تھا۔ ایک دن حافظ محمد اکرم صاحب تشریف لائے۔ اور کہنے لگے۔ امیر صاحب فرماتے ہیں۔ "لئیق صاحب آپ مجھ سے دعا نہیں کروائیں گے" آج بھی وہ وقت یاد کر کے آپ کی پدرانہ شفقت اور خدام کا خیال رکھنے اور ان کی محبت کے تصور سے آنسو نکل آتے ہیں۔ میں آپکے مقرر کردہ وقت کے مطابق آپکو دکان پر لے آیا۔ کار سے اتر کر سیدھے دکان کے پچھلے حصہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اپنا کشمیری چغہ اتار کر جلے ہوئے خاک زدہ فرش پر بچھایا اور نوافل میں مصروف ہوگئے۔ اللہ اللہ یہ محبت تھی۔ اس دعا کو خدا تعالیٰ نے قبولیت کے کیا رنگ عطا فرمائے۔ جو دوست مجھے جانتے ہیں وہی اندازہ کر سکتے ہیں۔

مکرم مرزا شرف الدین صاحب اشرف بعارضہ قلب شدید بیمار تھے۔ مجھے حکم ہوا ان کے ہاں لے چلو۔ وہ شدید بیماری اور مجوزہ علاج کے اخراجات کے تصور سے بہت پریشان تھے۔ ان کے کوارٹر پر دیر تک ان کے پاس ان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھے رہے۔ چائے نوش فرمائی دعا کرتے رہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آج ۱۵ سال سے زیادہ عرصہ کے بعد بھی مکرم مرزا صاحب بفضل خدا اپنے دینی دنیاوی فرائض اپنی ہمت کے مطابق لگن سے انجام دے رہے ہیں۔

مکرم قریشی بشیر احمد صاحب کے کسی پوتے کا نکاح تھا۔ عین نکاح کے وقت آپکی خدمت میں نکاح فارم پیش کئے گئے۔ جو خاصے نامکمل تھے۔ آپ ناراض ہوئے کہ جب قاعدہ ہے کہ وقت سے پہلے نکاح فارم پوری طرح مکمل کروا کر دستخط وغیرہ کروالیں تو آپ نے یہ کوتاہی کیوں کی۔ اس وقت نکاح پڑھانے سے انکار فرمایا۔ جمعہ کے بعد نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور اپنے اس خادم کی دلداریاں کی کہ نکاح کے بعد مکرم قریشی صاحب کے پورے خاندان کو اپنے گھر اسی وقت چائے پر مدعو فرمایا۔

وکالت میں دیانت کے پہلو پر بہت زور دیتے۔ فرماتے میں نے آج تک جھوٹا مقدمہ نہیں لیا۔ اور سچا نہیں ہارا۔ ایک دفعہ جھنگ کے ایک غیر از جماعت دوست نے اپنی دکان خالی کرانے کے لئے مقدمہ دائر کرنے کی درخواست میری معرفت کی۔ حضرت شیخ صاحب نے مجھے بتایا کہ مدعا علیہ تو میرا ہمسایہ ہے اور بہت اچھا ہے میں اس کے خلاف وکیل نہیں بننا چاہتا۔ آپ مدعی سے کہیں کوئی درمیانی راہ نکالیں۔ میں مدعا علیہ سے کہتا ہوں۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد راضی نامہ سے مسئلہ حل ہوگیا۔

ایک دفعہ فرمایا دو مقدمے بہت یاد آتے ہیں۔ ایک میں میرا مؤکل بمبئی میں تھا۔ معمولی مقدمہ تھا۔ مگر لمبا ہوگیا جتنی فیس میں نے طے کی تھی اس سے دوگنا میرا خرچ صرف مؤکل کو مختلف خطوط، دستاویزات کے سلسلے میں ڈاک خرچ پر ہوگیا۔ مگر میں نے مؤکل سے ایک پیسہ بھی زائد مطالبہ نہ کیا۔

ایک اور مقدمہ میں آڑھتی کا دعویٰ تھا کہ بنک نے اس کا مکفولہ مال عدم ادائیگی کی وجہ سے نیلام کیا تھا۔ مگر اس کی قیمت اصل قیمت سے کم وصول کی۔ اس طرح آڑھتی کو نقصان پہنچا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے پہلی ہی پیشی میں یہ مؤقف اختیار کیا کہ بنک نے آڑھتی کے مال کو وزن کی بنیاد کی بجائے یکمشت لاٹ کی بناء پر فروخت کر کے آڑھتی کو نقصان پہنچایا ہے۔ جبکہ جواب دعویٰ میں یہ موجود ہے کہ بنک نے وزن کی بنیاد پر فروخت کیا ہے۔ جب میں نے دلیل دی کہ بنک نے فروخت کے خرچہ میں۔ مال کی لدائی پیکنگ۔ آڑھت وغیرہ ہر چیز درج کی ہے مگر "وزن کرائی" درج نہیں ہے تو اسی وقت مقدمہ میرے مؤکل کے حق میں ہوگیا۔

آپکی زندگی کا اہم ترین کارنامہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس دعوے کو سچا ثابت کرنا تھا کہ عربی ہی سب سے قدیم زبان ہے۔ اور عربی ہی ام الالسنہ یعنی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ آپ آخر دم تک اس سلسلہ میں مصروف رہے۔ جب تک نظر۔ ذہن اور قلم نے ساتھ دیا یہ سلسلہ نہ چھوڑا۔ اس سلسلہ میں آپکی تصنیفات غیر ممالک میں بھی پذیرائی پاچکی ہیں۔ اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے وضاحت فرمائی کہ "اللہ تعالیٰ نے خود اپنی رحمت سے مجھے مختلف الفاظ کے مادے اور روٹس سمجھا دیئے ہیں"۔ عربی۔ فارسی اور انگریزی کا موازنہ تو آسان تھا کہ وہ ان زبانوں کے ماہر تھے۔ مگر بنگالی۔ سنسکرت۔ اٹالین۔ جرمن۔ فرنچ وغیرہ تو ان کو نہیں آتی تھیں ان کو ان زبانوں کی ایسی ڈکشنریوں کی تلاش رہتی تھی۔ جن میں ان کے الفاظ کے اصل تلفظ اور ان کے مادے درج ہوں۔ مادہ کے معلوم ہوتے ہی خدا تعالیٰ خود ان کے ذہن میں وہ مادہ عربی کا ڈال دیتا جو اس لفظ کا ماخذ ہے۔ اس سلسلہ میں ان کے کہنے کے مطابق خدا نے انہیں چند اصول اور ضوابط سمجھائے تھے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے انہوں نے ثابت کیا کہ عربی ہی تمام زبانوں کی ماں ہے۔

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب فیصل آباد سے رقمطراز ہیں۔

آپ کی ذاتی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ حفظ مراتب کا خیال رکھتے۔ عملی زندگی میں اس پر کاربند رہنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں بلکہ یہ ایک کار دشوار ہے۔ انہی لوگوں کے لئے آسان اور سہل ہے جن پر خدا کا خاص فضل ہوا۔

ایک مرتبہ خاکسار اور محترم آصف صاحب حضرت شیخ صاحب کی زیارت و ملاقات کے لئے گئے۔ ثواب اور سعادت کی خاطر ہم نے آپ کی ٹانگوں کو آہستہ آہستہ دبانا شروع کیا۔ آپ نے فوراً آصف صاحب کو یہ کہہ کر روک دیا کہ "آپ بزرگ ہیں" تاہم خاکسار کو اس سعادت سے محروم نہ رکھا۔ یہ واقعہ آپ کی انکساری، فروتنی پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ آپ کے اس عمدہ طرز عمل نے خاکسار کو بہت متاثر کیا اور گہرا تربیتی اثر چھوڑا۔

آپ پیشہ کے اعتبار سے وکیل تھے ایک کامیاب اور ممتاز وکیل۔ بہت قابل اور لائق وکیل اپنی وکلاء برادری میں عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہے۔ قانون پر عبور حاصل تھا اور قانونی دلائل پیش کرنے کا اپنا ایک مخصوص سٹائل تھا۔ لائق ستائش یہ امر ہے کہ محترم شیخ صاحب نے وکالت کو دنیا کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ اسے دین کے تابع رکھا۔ آپ اس سے خاصی دنیا کما سکتے تھے۔ آپ نے مقدمات کی وہی فیس لی جو ضروریات زندگی پورا کرنے کے لئے کافی سمجھی۔ آپ کی صالحانہ کردار و عمل نے وکلاء برادری میں خاص مقام پیدا کر دیا تھا۔ جس کی ایک جھلک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس واقعہ سے عیاں ہوتی ہے جو چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر نے ایک محفل میں دوستوں کو سنایا۔ چوہدری صاحب کو حضرت شیخ صاحب کی قربت کا شرف برسوں رہا ہے۔ آپ محترم شیخ صاحب کی اطاعت و خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر وکلاء میں یہ بحث چھڑ گئی کہ آیا وکیل بھی جنت میں جائیں گے؟ موافقت اور مخالفت میں زور دار دلائل آنے لگے قانونی نکات وا ہونے لگے ایک وکیل نے بحث و گفتگو سمیٹتے ہوئے کہا "اور وکیلوں کے بارے میں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ جنت جائیں گے یا نہیں۔ البتہ شیخ محمد احمد مظہر صاحب کے بارے میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ ضرور جنت میں جائیں گے بشرطیکہ اگر وہ ٹیکنیکل ناک آؤٹ نہ ہو گئے۔

دنیاوی جاہ و جلال اور وجاہت و تمکنت سے مرعوب ہونا آپ کی سرشت میں اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا تھا۔ ہاں دینی وجاہت کے قدردان تھے۔ معمور الاوقات انسان تھے وقت کی قدر جانتے تھے۔ اپنے جسم و نفس کے حقوق کا خیال رکھنے والے انسان تھے۔ اپنے ٹائم ٹیبل کو دولت پر ترجیح دیتے تھے اسی حوالہ سے ایک واقعہ آپ کے فرزند ارجمند شیخ مظفر احمد ظفر صاحب نے ایک بزم میں سنایا کہ غالباً سن ۶۲ء یا ۱۹۶۳ء کی بات ہے۔ محکمہ آبپاشی کے ایک چیف انجینئر صاحب کو واپڈا کے خلاف ذاتی مقدمہ میں ایک قابل وکیل کی ضرورت پڑی اس نے اس ضمن میں اپنے حلقۂ احباب سے ذکر کیا۔ کسی صاحب نے حضرت شیخ صاحب کا نام تجویز کیا۔ کہ وہ تمہارے مقدمہ میں مفید رہیں گے۔ حضرت شیخ صاحب کچہری سے واپس آکر حسب معمول آرام و استراحت فرما رہے تھے۔ مخصوص لباس جو دھوتی وغیرہ پر مشتمل تھا۔ میں ملبوس تھے۔ چیف صاحب اپنی لمبی خوبصورت کار میں نہایت دنیاوی شان و شوکت سے اپنے کیس کے سلسلہ میں ملاقات کے لئے آئے۔ کال دی۔ محترم شیخ صاحب ننگے پاؤں اپنے مخصوص لباس میں ملبوس دروازے پر آئے۔ علیک سلیک کے بعد موصوف نے اپنا مدعا بیان کیا۔ حضرت شیخ صاحب نے فرمایا۔ پانچ بجے آنا۔ یہ کہہ کر اجازت چاہی اور واپس آکر آرام کرنے لگے۔ وہ شخص جو ذہن میں ایک خاکہ بنا کر چلا تھا۔ جس نے محترم شیخ صاحب کی تعریف و توصیف سنی ہوئی تھی۔ خود کو اعلیٰ سرکاری افسر سمجھتا تھا۔ اور نہ جانے کس پذیرائی کے خیالوں میں گم تھا۔ محترم شیخ صاحب کی ظاہری ٹیپ ٹاپ اور اس پیدا شدہ صورتحال سے اس نے محترم شیخ صاحب کو اپنا وکیل مقرر کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ حضرت شیخ صاحب کو اس پر ذرا ملال بھی نہ ہوا۔ حالانکہ دنیادار ہوتے تو اس وقت مقدمہ لے لیتے۔ کیونکہ اس مقدمہ سے خاصی آمدنی بطور فیس ملنے کی توقع تھی۔ لیکن آپ نے اسے اپنے معمولات کے خلاف جانا اور حقوقِ جسمانی کا خیال رکھا۔ جو ایک دینی فریضہ ہے۔ نیرنگیٔ قدرت دیکھیئے کہ ایک دن آپ کو واپڈا والوں سے درخواست آئی کہ وہ آپ کو اپنے ایک محکمانہ مقدمہ میں وکیل مقرر کرنا چاہتے ہیں آپ نے حامی بھر لی۔ آپ نے نہایت عمدہ طریق پر کیس لڑا اور اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے نوازا۔ مقدمہ کا فیصلہ واپڈا کے حق میں ہوا۔ حسنِ اتفاق دیکھیئے کہ یہ وہی مقدمہ تھا۔ جس میں چیف صاحب آپ کو اپنا وکیل مقرر کرنا چاہتے تھے۔ جب موصوف نے حضرت شیخ صاحب کو دیکھا تو کف افسوس ملنے لگے اور کہنے لگے۔ کاش میرے سے غلطی نہ ہوتی۔ اور میں شیخ صاحب کو وکیل تجویز کر لیتا۔ یہ واقعہ آپ کی توکل علی اللہ اور درویشانہ زندگی پر روشن دلیل ہے۔

مکرم چوہدری احمد الدین صاحب فیصل آباد سے لکھتے ہیں:۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے اپنی ایک تقریر میں ایک واقعہ بیان فرمایا کہ آپ مجلسِ مشاورت کے موقع پر قادیان گئے ہوئے تھے اور اجلاس کے اختتام پر حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر آپ کی خدمت میں پیش ہوئے آپ نے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جو سندھ میں ہمارے احباب کے خلاف دائر تھا کو پیش کر کے استفسار فرمایا کہ کیا آپ اس کی پیروی کے لئے جا سکتے ہیں تو آپ نے بلا توقف عرض کیا کہ میں تیار ہوں اسی دوران حضور نے دریافت فرمایا کہ کب تک جا سکتے ہو۔ آپ نے عرض کیا کہ جب حضور حکم فرمائیں۔ اور دورانِ گفتگو حضور نے تین مرتبہ یہ پوچھا کہ کب تک جا سکتے ہو۔ پہلے تو آپ یہی فرماتے رہے کہ جب حضور حکم فرمائیں لیکن بار بار کے اصرار پر آپ نے بھانپ لیا کہ فوری جانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ میں ابھی تیار ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ نیچے گاڑی کھڑی ہے اس میں سوار ہو کر چلے جائیں چنانچہ وہیں سے روانہ ہو گئے۔ اور گھر اطلاع بھیج دی کہ فارغ ہو کر آؤں گا

ایک مرتبہ آپ جب احمدیہ ہوسٹل لاہور میں بسلسلہ تعلیم قیام پذیر تھے۔ بعارضہ انفلوائنزا جو وبائی مرض کی صورت میں پھیلی ہوئی تھی۔ بیمار ہو گئے اور گھر کپور تھلہ چلے گئے۔ اور راجہ کپور تھلہ کے لڑکے کو بھی یہ مرض لاحق ہو گیا۔ انہوں نے حکیم اجمل خان کو دہلی سے منگوایا۔ جب والد صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے حکیم صاحب کو رقعہ لکھا کہ جاتے ہوئے میرے لڑکے کو بھی دیکھتے جانا۔ چنانچہ وہ واپسی پر آپ کے ہاں آئے اور بیماری دیکھ کر ایک معمولی سا نسخہ لکھ کر دے دیا جو پنساری سے چند پیسوں سے تیار کروا کر استعمال کرایا گیا۔ خدا کے فضل سے آپ شفایاب ہو گئے۔ لیکن راجہ کا لڑکا چند روز کے بعد وفات پا گیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے غیب سے اپنی مدد فرمائی۔ ایک مرتبہ آپ شدید بیمار ہو گئے۔ اور جلسہ سالانہ کے دن آگئے بوجہ بیماری آپ جا نہ سکتے تھے پھر یکایک آپ کے ذہن میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ کا وہ فرمان آگیا جو آپ کی پیدائش پر حضرت بانی سلسلہ نے تحریر فرمایا تھا کہ "خدا تعالیٰ با عمر کرے"۔ آپ نے کہا کہ میں ابھی تک جوان بھی نہیں ہوں لہٰذا خدا تعالیٰ مجھے شفا عطا فرمائے گا۔ بیماری کے دوران ہی آپ گاڑی پر سوار ہو کر قادیان پہنچ گئے اور جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کی خدا تعالیٰ نے آپ کو شفاء کاملہ عطاء فرما دی۔

افراد جماعت فیصل آباد کے ساتھ آپ کا سلوک انتہائی مشفقانہ رہا اور بالخصوص عہدہ داران پر اپنی خصوصی شفقت کا اظہار فرماتے اور ان کی کوتاہیوں پر ستاری فرماتے۔ اور مشورہ نہایت صائب دیتے۔ اگر کسی پر سختی کرنی ناگزیر ہوتی تو بعد میں اس کی دلجوئی فرماتے۔

مقدمات میں سائلوں کی پوری تسلی فرماتے جو مقدمہ حقائق کے خلاف ہوتا وہ لینے سے انکار کر دیتے بلکہ اگر پیشگی فیس بھی لے لی ہوتی تو واپس کر دیتے۔ وکلاء حضرات بلا استثناء آپ کو "حق و صداقت والا وکیل" کہتے اور بے حد ادب کرتے بلکہ جج صاحبان بھی آپ کی عزت و تکریم کرتے اور آپ کے لئے ہر قسم کی سہولت بہم پہنچاتے۔ امیر جماعت فیصل آباد تقسیم ملک کے بعد سے لے کر وفات تک اس عہدہ پر فائز رہے اور شہر و ضلع کی جماعتوں کی صحیح رنگ میں قیادت فرمائی۔ مزید برآں حضرت امام جماعت الثانی نے وقف جدید کی تنظیم شروع ہونے پر ۱۹۵۷ء سے ہی آپ کو اس کا صدر مقرر فرمایا اور آخر وقت تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ اور پھر کئی سال مجلس قضاء کے صدر رہے۔ اور ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۵ء کی مجالس مشاورت کی صدارت کی عظیم ذمہ داریاں بھی آپ کو سونپی گئی۔ آپ نے بھرپور محنت اور ذمہ داری سے تمام خدمات کو صحت کی پرواہ نہ رکھتے ہوئے۔ اس بارِ عظیم کو اٹھائے رکھا۔ خدا تعالیٰ اس کا بڑھ کر اجر دے۔

آپ کا ایک علمی کارنامہ

بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۹۵ء میں کتاب منن الرحمٰن عربی زبان میں لکھی جس میں زبان کے آغاز عربی زبان کے الہامی زبان ہونے اور دنیا کی تمام زبانوں کا منبع و ماخذ ہونے کا ذکر فرمایا اور یہ دعویٰ مع دلائل و براہین پیش کیا کہ دنیا کی ہر زبان عربی سے نکلی ہے اور دراصل عربی کی ہی بگڑی ہوئی شکل ہے

آپ نے حضور کے پیش فرمودہ اصولوں کی بنیاد پر تحقیق فرمائی اور اس سلسلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کی ایک بنیادی کتاب آپ نے "ARABIC THE SOURCE OF ALL LANGUAGES" تحریر فرمائی۔ اس کے بعد انگلش ٹریسڈ ٹو عریبک اور سنسکرت اور افریقہ کی زبانیں ہوسا یوروبا کو ثابت کیا۔ یہ سب عربی سے نکلی ہوئی ہیں اور ان سب کتب کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ عربی زبان ام الالسنہ یعنی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ امریکہ یورپ۔ ایشیا افریقہ وغیرہ کی تمام زبانیں عربی سے ہی نکلی ہیں حضرت شیخ صاحب کی تحقیقات کے نتیجے میں قریباً ۵۰ پچاس زبانوں کے بارے میں یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ عربی سے نکلی ہیں۔ آپ کی ان خدمات کے نتیجہ میں برطانیہ کے ایک ادارے انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج نے ۸ جنوری ۱۹۹۳ء کو انٹرنیشنل مین آف دی ائیر ۹۳-۱۹۹۲ء کا اعزاز دیا جس کا ذکر اخبار الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۹۳ء میں بھی آچکا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے بارے میں آپ کی کتاب مضامینِ مظہر کے تعارف میں جو تحریر فرمایا ہے وہ درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صاحب علم و عمل بزرگوں میں آپ ایک معلوم مقام رکھتے ہیں۔ اردو اور فارسی کے متبحر عالم عربی انگریزی اور کثیر تعداد میں دوسری زبانوں کے مادوں کا وسیع اور گہرا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۹۰۵۵ میں

فریدہ بیگم زوجہ سکندر حیات بجہ قوم بجہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بصورت زیورات طلائی وصول شدہ ۱۸۰۰/- روپے۔ (۲) مکان نمبر D-29 انٹیلیجنس کالونی کچی آبادی مالیتی ۶۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ۔ فریدہ بیگم D-29 انٹیلیجنس کالونی کچی آبادی تمیز الدین خان روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سکندر حیات بجہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۵۷ میں

وسیم محمود ولد محمد رفیق صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) گھڑی مالیتی ۱۰ کینیڈین ڈالر (۲) بنک اکاؤنٹ ۳۰۰/- روپے (۳) نقرئی انگوٹھی مالیتی ۱۰/- ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۹۸/- ڈالر ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ وسیم محمود کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد سلیم وصیت نمبر ۲۵۰۸۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خالد محمود کھوکھر وصیت نمبر ۲۶۸۸۰۔

مسل نمبر ۲۹۰۵۸ میں

مظفر محسنہ خان زوجہ عبدالرحمٰن خان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۶۶ء ساکن گی آنا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۲۰ DWT مالیتی ۶۰۰۰۰/- G$ (۲) زیورات نقرئی وزنی ۱۰۰ DWT مالیتی ۱۰۰۰۰/- G$ (۳) حق مہر ۳۳۰۰۰/- G$ میں سے ۲۱۰۰۰/- G$ وصول شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- G$ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ مظفر محسنہ خان گی آنا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ آصف علی محمد گی آنا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حسن راجہ فقیر گی آنا۔

مسل نمبر ۲۹۰۵۹ میں

امۃ الرؤف آفتاب بنت چوہدری آفتاب احمد قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۹-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۳۸ تولہ مالیتی ۲۲۰۸/- £ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۳۷/- £ سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الرؤف آفتاب لنڈن۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد لطیف شاکر ولد میاں محمد عالم لنڈن۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری آفتاب احمد والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۶۰ - و

MAREWENTEITI ALI BIRIBO s/o TOKABWERE BIRIBO پیشہ PHYSICIAN عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن فجی سے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ: صفحہ ۵

علم رکھنے والے ایک ماہر فن باریک بیں وکیل ایک بلند پایہ شاعر و نثر نگار اور جماعت احمدیہ کے دیرینہ مخلص خادم کی حیثیت سے آپ معلوم و معروف ہیں۔ ایک قابل وکیل کی حیثیت سے اور اس وجہ سے کہ امارت شہر و ضلع فیصل آباد کے علاوہ بھی متفرق جماعتی ذمہ داریاں آپ کے کندھوں پر عائد ہیں۔ آپ کی زندگی نہایت ہی مصروف الاوقات ہے لہٰذا اپنی علمی اور ادبی متفرق دلچسپیوں کے لئے آپ کا وقت نکال لینا۔ ایک تعجب انگیز امر ہے۔ اس پر مستزاد کہ تقریباً تئیس ۲۳ سال سے آپ نے ایک ایسے ٹھوس وسیع و عمیق علمی کام کا بیڑا اٹھا رکھا ہے کہ جس کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے فی الحقیقت محنتی علماء کی ایک پوری جماعت درکار ہے۔ ماہرین السنہ صدیوں کی علمی کاوشوں کے بعد بھی جس حقیقت کو پا نہ سکے تھے۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ احمدیہ) نے (خدائی خبر کی) روشنی میں اسے پایا اور اس علم کے میدان میں یہ انقلابی اعلان فرمایا کہ دنیا کی ہر زبان کا منبع عربی زبان ہے۔۔۔۔ محترم شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ تن تنہا اس عظیم الشان کام کو اپنے ہاتھ میں لیں چنانچہ تئیس سال (بلکہ اب چھیالیس سال) کی مسلسل انتھک محنت اور راتوں کے دیئے جلانے کے بعد آج تک دنیا کی اکثر معروف زبانوں کے مادوں کا عربی زبان سے ماخوذ ہونا ثابت فرما چکے ہیں اور اس موضوع پر مختلف زبانوں کی بڑی بڑی لغات کو باقاعدہ اصولوں کے تحت حل فرما چکے ہیں ایک مصروف الاوقات شخص کا تن تنہا یہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دینا ایک غیر معمولی امر ہے۔

(مضامین مظہر صفحہ ۴، ۵)

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت شیخ صاحب کی بخشش فرمائے اور بلند درجات دے۔ اور اپنی رحمت کے سایہ میں ڈھانپ لے اور پسماندگان اور جماعت احمدیہ فیصل آباد کا حامی و ناصر ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح

○ مکرم فاروق احمد صاحب ابن مکرم عرفان احمد صاحب حال مقیم جرمنی کا نکاح مسماۃ نورین اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری چراغ الدین صاحب حال مقیم جرمنی سے مبلغ بیس ہزار مارک (۲۰،۰۰۰) پر مکرم و محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے مورخہ ۸ راگست کو بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

○ مکرم ملک مشہود احمد خان صاحب ابن مکرم ملک محمد احمد خان صاحب آف دیپالپور کا نکاح محترمہ فریدہ حفیظ صاحبہ بنت مکرم حفیظ الدین صاحب چوہدری ایڈووکیٹ آف ساہیوال کے ساتھ مورخہ ۲۱ رجنوری ۹۳ء کو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ضرورت نقیب بیت الحمد

○ جامع احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر کے لئے ایک دیانتدار اور مستعد نقیب کی ضرورت ہے۔ عمر پچاس سال سے کم ہو۔ تنخواہ =/۱۳۰۰ روپے ماہوار حسب لیاقت اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ سنگل رہائش مع بجلی سوئی گیس کی سہولت موجود ہے۔ درخواست صدر صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

رابطہ:۔ خواجہ ظفر احمد امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر ۲۳۔ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ

تصحیح

○ محترمہ عابدہ صدیقہ صاحبہ زوجہ چوہدری منظور احمد صاحب مسل نمبر ۲۹۰۲۱ کا اعلان وصیت ۹ راگست ۹۳ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ محترمہ عابدہ صدیقہ صاحبہ کا نام متعلقہ دفتر کی غلطی سے ماجدہ صدیقہ شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

بقیہ: صفحہ ۶

جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے NUMADNA 0.6 ACRES SA 4200/- URINTE WENEI 5 ACRES SA 35,000/- کل جائیداد مالیتی -/۳۹۲۰۰ ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰۰۰ F سالانہ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ MAREWENTEITI ALI فجی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالعزیز شاہد فجی گواہ شد نمبر ۲۔ طاہر ایچ MUNSHI فجی

قدیمی ——— شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: ——— فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: ۶۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پیٹرول پمپ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: ——— فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

80 خداوند کریم کی رحمت سے اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلیے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ○ اولادِ نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

برانچیں

محمود آباد ۳ کراچی ۴۴ نزد پوسٹ آفس فون پی پی PP. 548179

نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون پی پی PP. 510564

نارووال مریکے روڈ، چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ

نزد ڈیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906

کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد

جوہر ٹاؤن سکیم فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نیو کیمپس روڈ لاہور

ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون: 218534-219065

فضل عمر ہسپتال میں اسامیاں خالی ہیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نام اسامی	تعداد	گریڈ
ڈینٹل سرجن	۲	۳۰۷۰-۲۱۵-۵۶۵۰ NPA ۵۰۰
میٹرن	۱	۳۰۷۰-۲۱۵-۵۶۵۰
لیبارٹری ٹیکنیشن	۱	۱۵۳۰-۵۵-۲۶۳۰
اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ	۱	۱۴۸۰-۵۰-۲۴۸۰
ڈسپنسر	۱	۱۴۸۰-۵۰-۲۴۸۰

خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس مکرم امیر جماعت صاحب یا صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۹۳ء تک دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سنہری موقعہ

نہایت باموقعہ رقبہ ۴، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں

عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز

فون گھر ۴۱۴ — ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی -/۲۰ | نور کاجل فی شیشی -/۵ | نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے فی کورس -/۶۲۵ | زد جامِ عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰ | اکسیر معدہ -/۸-/۱۵-/۳۰ | قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰ | حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰ | خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۷ اگست۔ رات بادل آئے اور ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ آج صبح دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ امیدوار کی حیثیت سے مرتضیٰ بھٹو کی درخواست پر کسی نے اعتراض کیا تو اس کا فیصلہ ریٹرننگ افسر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ صرف مقدمات کی وجہ سے کسی کو انتخابات سے نااہل نہیں قرار دیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ شناختی کارڈ کے بارے میں ہم عدالتی فیصلہ کے پابند ہوں گے۔

○ مسلم لیگ نواز گروپ کے سربراہ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بلدیاتی ادارے توڑنا نگران حکومت کے اختیار میں نہیں۔ برسر اقتدار آ کر ہم انہیں بحال کر دیں گے۔ ادارے اس لئے نہیں بنائے جاتے کہ انہیں بے دردی سے توڑ دیا جائے اگر کوئی اقدام ضروری تھا اور مجبوری تھی تو زیادہ سے زیادہ انہیں معطل کیا جا سکتا تھا۔

○ سابق وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر بلدیاتی ادارے تڑوانے کے بعد اب جلسے جلوسوں پر پابندی چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ظاہر ہو رہا ہے کہ نگران حکومت بے نظیر بھٹو کی ڈکٹیشن پر چل رہی ہے۔ اور ان کی بلیک میلنگ کو قبول کیا جا رہا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ وزیر اعظم سردار عبدالقیوم اور ان کے بیٹے کے خلاف بدعنوانیوں کے الزامات کی تحقیقات کے لئے ججوں پر مشتمل ایک کمیشن قائم کیا جائے گا۔

○ نگران حکومت نے مرتضیٰ بھٹو کی واپسی پر انہیں گرفتار نہ کرنے کی یقین دہانی کرانے سے انکار کر دیا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بھی کلیرنس دینے کی حمایت نہیں کی۔ عام معافی کا اعلان کروانے کے بارے میں بیگم نصرت بھٹو کو کامیابی نہیں ہو سکی۔

○ حکومت نے پٹرول کی قیمتوں میں مزید ۷ فیصد تک اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا اعلان بہت جلد کر دیا جائے گا۔ کابینہ نے ملک کی اقتصادی صورتحال کے پیش نظر پٹرولیم میں اضافہ کو ناگزیر قرار دیا ہے۔ سابق حکومت نے واضح کیا تھا اب ہر سہ ماہی میں پٹرولیم کی قیمتوں پر نظرثانی ہوگی۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے ۷۰ کلفٹن کراچی اور المرتضیٰ لاڑکانہ میں انتخابی دفاتر قائم کر دیئے ہیں۔

○ کنٹرول لائن پر واقع کرن سیکٹر میں دو مختلف واقعات میں ۱۳ بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ۱۵ اور ۱۶ اگست کی درمیانی رات میں بھارتی فوج نے مارٹر گنوں کے گولے پھینکے حزب المجاہدین نے بھرپور جوابی کارروائی کی۔ لیپا سیکٹر کی دو چوکیوں پر بھی بھارتی فوج نے مارٹر گنوں سے زبردست گولہ باری کی۔ پاک فوج کو مجبوراً جوابی کارروائی کرنی پڑی۔

○ پاکستان الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ وہ کسی کی حمایت نہیں کر رہا اور اپنا کام مکمل غیر جانبداری سے کر رہا ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہا ہے کہ ہمیں خوشی ہے کہ ہم بنیاد پرست ہیں۔ ہم بے نظیر یا نواز شریف سے اتحاد یا ایڈجسٹمنٹ نہیں کریں گے۔

○ جعلی پاسپورٹوں کو ختم کرنے کے لئے تمام پاکستانی پاسپورٹ منسوخ کئے جانے کا فیصلہ جلد متوقع ہے۔ جعلسازی کے خاتمہ کے لئے یکم جنوری ۹۴ء سے نئے پاسپورٹوں کے اجراء کا امکان ہے۔

○ ایک آرڈیننس کے ذریعے منشیات کے دھندے میں ملوث افراد کو الیکشن لڑنے کے نااہل قرار دیا جائے گا۔ امریکہ نے امداد اس قسم کے قانون سے مشروط کرنے کا عندیہ دیا تھا۔ امریکی سفارتخانے نے ہیروئن کے کاروبار میں ملوث سیاسی افراد کی فہرست حکومت کو مہیا کر رکھا ہے

○ پنجاب کے بلدیاتی ادارے توڑنے کے اقدام کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ ۱۲ ضلع کونسلوں کے سابق چیئرمینوں نے ہائی کورٹ میں مشترکہ درخواست میں کہا ہے کہ یہ اقدام غیر آئینی غیر قانونی اور بلاجواز ہے۔ نگران حکومت ایسے فیصلے نہیں کر سکتی۔ بلدیاتی ادارے ووٹروں، عوام اور حکومت کے اطمینان کے مطابق کام کر رہے تھے چند ناراض سیاسی رہنماؤں کے مطالبہ پر حکومت نے انہیں توڑ دیا ہے درخواست گزاروں نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ نواز شریف کیس میں قرار دے چکی ہے کہ منتخب اداروں کو اپنی میعاد پوری کرنے کا حق ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ ڈاکٹر ناصر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS250/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 130/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS125
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور میڈیسن (ڈاکٹر رجسٹرڈ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶ - ۶۷۱

بفضلِ خدا تعالیٰ
بہترین ڈش انٹینا کیلئے آپ کے جانے پہچانے پرانے آزمودہ اور تجربہ کار
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون ۲۱۱۲۷۴
فون رہائش بشارت احمد خان ۴۸۷

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
ڈش انٹینا سائز ۱۲ فٹ
WAZ-SATELLITE SYSTEM
معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی۔ تصویر۔ آواز بالکل صاف۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری
فون: (0437) 2644 3024 3068
رابطہ کیلئے: میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد کارخانہ حاجی پورہ
راولپنڈی: میاں سعید احمد 051/429771 کوکا کولا ایجنسی

ڈش انٹینا + ہماری فخریہ پیشکش
۸ فٹ کی جالی دار ڈش بہترین ٹیکنیکی فوکسنگ کے ساتھ بہترین رزلٹ قیمت نہایت مناسب۔ مضبوط اور موسمی اثرات سے محفوظ۔ رزلٹ میں ۱۲ فٹ اور ۸ فٹ میں موازنہ کے لئے جمعہ کے دن تشریف لائیں۔
طاہر احمد محمود راجیکی روڈ۔
نزد بیت الراجیکی۔ ربوہ

لیڈیز سلے سلائے ملبوسات کا مرکز
سلے سلائے کوٹ برقعے۔ کڑھائی والے لیڈیز سوٹ اور بچیوں کے جالی کے فراک۔
حبہ بوتیک ریلوے روڈ۔ ربوہ
بالمقابل یوٹیلیٹی سٹور
فون۔ بوتیک ــــ ۲۱۱۶۳۸
رہائش ــــ ۲۱۱۱۹۳

فخر الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فریج۔ ایئرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر
واشنگ مشین۔ سٹیبلائزر
فون نمبر 354873 ــــ 7239347
7223347 ــــ

پتہ